

کی سرمستی اور لذت کی بے خودی میں میری حالت یہ تھی کہ اگر نمک زخم سے گر جاتا
تھا تو میں اسے پلکوں سے چٹتا تھا ؛

بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ یا تو "تجھے" کی جگہ "مجھے" ہونا چاہیے یا "میں"
کی جگہ "تُو" لیکن اس تغیر کی کوئی ضرورت نہیں۔ دو آدمی ایک کیفیت دیکھ چکے
ہوں تو ایک دوسرے کو مخاطب کر کے وہ کیفیت یاد دلا سکتا ہے۔ شاعر نے غالب
کو اپنا رفیق اور ساتھی قرار دے کر یہ سب کچھ کہہ دیا کہ تُو تو اس کیفیت سے
واقف ہے، میں ایک زمانے میں زخموں سے گرتا ہوا نمک پلکوں سے چٹتا تھا۔

○

۱۔ لغات۔ سر ہونا؛

اس محاورے کے معنی میں اختلاف
ہے اور کسی ایک معنی کو ترجیح
دینے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں۔
فارسی میں "سر شدن" شروع
ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

سر شدنِ قلم کا مطلب ہے قلم
بن جانا۔ مولانا طباطبائی نے
اس کے معنی سمجھنے اور باخبر
ہونے کے لکھے ہیں۔ نور اللغات

میں مرزا غالب کا یہی شعر بہ
طورِ سند پیش کر کے سر ہونے
کے معنی پہنچ کھلنے کے بتائے
ہیں۔ ساتھ ہی لکھ دیا ہے کہ

اب یہ معنی متروک ہیں۔ اس

آہ کو چاہیے اک عمر، اثر ہونے تک

کون جیتا ہے، تری زلف کے سر مونچک

دام ہر موج میں ہے، حلقہ صد کام نہنگ

دیکھیں، کیا گزرے ہے قطرے پہ، گہر مونچک

عاشقی صبر طلب اور تمتا بیتاب

دل کا کیا رنگ کروں، خونِ جگر ہونے تک

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے، لیکن

خاک ہو جائیں گے ہم، تنم کو خبر ہوئے تک

پر تو خور سے ہے شبہم کو فنا کی تعلیم

میں بھی، ہوں، ایک عنایت کی نظر ہوئے تک